باب الفتاوی:..بلال احمد مفتی جمعیت اہلحدیث بلتستان

☆ عورت کا بغیر محرم حج کے لیے جانا۔

☆ وقف کی چیز کا فائدہ عوامی فلاح و بہبود میں خرچ کرنا۔

سوال: عورت بغیر محرم کے حج کرے تو یہ حج صحیح ہے؟

جواب: اس کا حج صحیح ہے، لیکن اس کا یہ سفر حرام ہے اور رسول ﷺ کی نافرمانی ہے۔ ارشاد ہے (**لا تسافر امرأة الا مع ذی محرم**) (بخاری، جزاء، الصید ۱۸۶۲، مسلم، حج، باب سفر المرأة مع محرم الی الحج والمرأة ۱۳۴۱)

لہذا عورت پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرے اور بغیر محرم یا شوہر کے سفر نہ کرے، اس عورت کے سرپرست حضرات بھی اللہ تعالی کا خوف کریں اور افراط وتفریط سے کام نہ لیں یہ ایک دینی معاملہ ہے۔ جس میں سستی برتنا جائز نہیں۔ (شیخ محمد صالح عثیمین: فتاوی ارکان الاسلام سوال ۴۵۸ ص ۵۰۷)

سوال: وقف کی چیز کا فائدہ عوام کی فلاح و بہبود میں خرچ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وقف کا فائدہ کسی مخصوص جہت کے ساتھ مشروط نہ ہو تو صورت مسؤلہ میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر مشروط ہو تو جائز نہیں۔ (حوالہ سابقہ)

سوال: صبح کی اذان میں (الصلاة خیر من النوم) کہنے کی دلیل کیا ہے؟ اور یہ کلمہ صبح کی دونوں اذانوں میں سے کس میں کہنا مشروع ہے؟

جواب: نبی اکرم سے ثابت ہے کہ آپ نے حضرت بلال اور حضرت ابومحذورہ دونوں کو فجر کی اذان میں یہ کلمہ کہنے کا حکم دیا، نیز حضرت انس سے ثابت ہے کہ آپ نے کہا کہ سنت نبوی یہ ہے کہ مؤذن فجر کی اذان میں الصلاة خیر من النوم کہے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

یہ جملہ علماء کے صحیح قول کے مطابق طلوع فجر کی اذان میں کہا جائے گا اور یہ ''اقامت'' کی نسبت پہلی اذان ہے۔ حدیث نبوی ہے (بین کل اذانین صلاة) (بخاری، اذان، مسلم/صلاة المسافرین) نیز صحیح بخاری میں حضرت عائشہ سے ایسا ہی منقول ہے۔ (حوالہ سابقہ)

قسط نمبر (3)

صحابہ کرام اور اہل بیت کی باہمی محبت

ابوعبداللہ

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ارشادات عالیہ

13- آپ نے حضرت معاویہ کے نام لکھا:(انه بايعني القوم الذين بايعوا ابابكر وعمر وعثمان علىٰ مابايعوهم عليه، فلم يكن للشاهد ان يختار ولا للغائب أن يرد، وانما الشورىٰ للمهاجرين والأنصار، فان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذلک لله رضا، فان خرج من أمرهم خارج بطعن أو بدعةردوه الى ما خرج منه فان أبىٰ قاتلوه على اتباعه غير سبيل المؤمنين وولاه الله ما تولىٰ) ''جن حضرات نے ابوبکر، عمر اور عثمان کی بیعت کی تھی انہوں نے میرے ہاتھ پر اسی اصول کے تحت بیعت کی ہے جس اصول پر وہ بیعت کر چکے تھے، اس بنا پر جو حاضر ہے اس سے پھر نظر ثانی کا حق نہیں اور جو بروقت موجود نہ ہوا سے رد کرنے کا اختیار نہیں۔ شوری کا حق صرف مہاجرین وانصار صحابہ کو حاصل ہے وہ اگر کسی پر ایکا کر لیں اور اسے خلیفہ کا نام دے دیں تو اسی میں اللہ کی رضا ہوگی۔ اگر کوئی اس کی شخصیت پر اعتراض یا نیا نظریہ اختیار کرتا ہوا الگ ہو جائے تو وہ سب اسے اسی طرف واپس لائیں گے جدھر سے وہ منحرف ہوا ہے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑیں گے کیونکہ وہ مؤمنین کے طریقے سے ہٹ کر دوسری راہ پر ہولیا ہے اور جدھر وہ پھر گیا ہے اللہ تعالی بھی اسے ادھر ہی پھیر دے گا۔ (ترجمہ نہج البلاغہ صفحہ ٦٤٤ ،ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور)

14- جب خوارج تحکیم کی مخالفت پر ڈٹ گئے تو آپ ان کے پڑاؤ کی طرف گئے اور فرمایا(فلقد كنا مع رسول الله ﷺ وان القتل ليدور على الأبناء والابناء والاخوان والقرابات فما نزداد على كل مصيبة وشدة الا ايمانا وتسليماللأمر وصبرا على مضض الجراح) ''ہم صحابہ جنگوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور قتل ہونے والے وہی تھے جو ایک دوسرے کے باپ، بیٹے، بھائی اور رشتہ دار ہوتے تھے۔ ہر مصیبت اور سختی میں ہمارا ایمان بڑھتا تھا۔ حق کی پیروی اور دین کی اطاعت پروان چڑھتی اور زخموں کی ٹیسوں پر صبر میں اضافہ ہوتا تھا۔'' (نهج البلاغة خطبه ١٢٠ ،صفحه ٣٤٠)

15- امام علی رضا اپنی مسند میں بایں طریق یہ حدیث روایت کرتے ہیں (حدثنی ابی قال حدثنی ابی قال حدثنی ابی قال حدثنی ابی قال حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال قال رسول الله ﷺ من سب نبیا قتل ومن سب صاحب نبی جلد) ''جس نے کسی نبی کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے کسی نبی کے صحابی کو گالی دی تو اس پر کوڑے برسائے جائیں گے۔'' (مسند اہل بیت حدیث ۱۵۸۱)

16- آپ نے مختلف علاقوں کے باشندوں کو جنگ صفین کی روئیداد سے مطلع کرنے کے لیے تحریر فرمایا اور بے لاگ تجزیہ فرمایا (وكان بدء أمرنا أنا التقينا والقوم من أهل الشام والظاهر ان ربنا واحد ونبينا واحد ودعوتنا في الاسلام واحدة ،لانستزيدهم في الايمان بالله والتصديق برسوله ﷺ ولايستزيدوننا ،الأمر واحد الا مااختلفنا فيه من دم عثمان ونحن منه برء آء) ''ہمارے معاملے کی ابتدائی صورتحال یہ تھی کہ ہم اور شامی لوگ آپس میں الجھ گئے، اور یہ واضح تھا کہ ہمارا پروردگار ایک، پیغمبر اسلام ایک، اور دعوت الی الاسلام تھی، نہ ہم ان سے ایمان باللہ اور تصدیق بالرسول کا مطالبہ کرتے تھے اور نہ وہ ہم سے، دونوں کا مقصد ایک تھا سوائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے حوالے سے رونما ہونے والے اختلاف کے، حالانکہ ہم خون عثمان سے بریٔ الذمہ ہیں۔ (مکتوب ۵۸ ،نهج البلاغه ۳/۷۷۶)

یہی مضمون آپ رضی اللہ عنہ سے یوں بھی منقول ہے کہ (انا لم نقاتلهم على التكفير لهم ولم نقاتلهم على التكفير لنا،ولكنا رأينا أنا على الحق ورأوا انهم على الحق) ''یعنی ہماری اور شامیوں وغیرہ کی جنگ اسلام اور کفر کی بنیاد پر نہ تھی مگر ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو مبنی برحق سمجھتے تھے۔'' (بحار الأنوار ۳۲/۳۲۴، وعنه ماقاله الثقلان)

فاتح خیبر رضی اللہ عنہ نے خوارج کے تحکیم پر نہ ماننے پر فرمایا: ''فلقد كنا مع رسول الله ﷺ وان القتل ليدور على الأبآء والابنآء والاخواة و القربات ، فمانزداد على كل مصيبة''

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ارشاد عالی

آپ رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لكل شئ اساس واساس الاسلام حب اصحاب رسول الله وحب اهل بيته ،، '' ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اسلام کے بنیاد، رسول اللہ کے

اصحاب اور اہل بیت کی محبت ہے'' [مسند اہل بیت حدیث: ۱۵۷۶، بحوالہ تاریخ بخاری وسیوطی]

شہید کربلا ابوعبداللہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا ارشاد عالی:

''اسلام کی بنیاد، رسول اکرم کے اصحاب اور اہل بیت کی محبت ہے'' [مسند اهل بيت بحواله ابن النجار]

ترجمان القرآن، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد عالی:

صحابہ کرام کے بارے میں اپنے تأثرات وعقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں:'' إن الله جل ثناء ه وتقدست اسماء ه خص نبيه ﷺ بصحابة آثروه على الأنفس والأموال ، وبذلوا النفوس دونه في كل حال ، ووصفهم الله في كتابه فقال: ﴿محمد رسو ل الله والذين معه اشدآء على الكفار رحمآ ء بينهم ... مغفرة وأجرا عظيما﴾[الفتح : ۲۹] (قاموا بمعالم الدين وناصحوا الإجتهاد للمسلمين ..... وخرجوا من الدنيا وهم بعد فيها)''اللہ تعالی جو کہ بڑی ثناء اور پاکیزہ اسماء والا ہے، نے اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو ایسے وفا کیش اصحاب سے نوازا جنہوں نے دام درم اور سخن آپ ﷺ پر نچھاور کیلئے۔ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مجید میں بایں الفاظ تعریف فرمائی ہے ﴿محمدرسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحمآء بينهم ..... مغفرة وأجرا عظيما﴾ [الفتح /۲۹] انہوں نے دین کے نشانات کو درست کیے، مسلمانوں کیلئے حتی المقدور مخلصانہ ہمدردی کی یہاں تک کہ اس کے راستے صاف ہوگئے ذرائع واسباب مضبوط ہوگئے، اللہ تعالی کی نعمتیں عیاں ہوگئیں، دین جم گیا اس کے نشانات روشن ہوگئے، اللہ تعالی نے ان کے ذریعے شرک کا تیا پانچا کردیا، اس کے سرغنے ہٹادیئے گئے، اس کے ستون مٹادیئے گئے، اللہ تعالی کا کلمہ بلند ہوا اور کفار ومشرکین کا کلمہ دب گیا، اللہ کی رحمتیں، برکتیں ہوں ان پاک نفوس اور عالی پاکیزہ روحوں پر زندگی میں وہ اللہ کے اولیاء تھے اور موت کے بعد زندہ اللہ کے بندوں کیلئے خیر خواہ تھے۔ آخرت برپا ہونے سے قبل ہی وہ اس کی طرف چلے گئے اور دنیا سے دور رہتے ہوئے دنیا سے راہی ہوئے۔[الثناء المتبادل بين الآل والاصحاب ص : ۳۴، بحواله مروج الذهب ومعادن الجواهر ۳/ ۷۵]

رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ " مى فر بدينه من ارض إلى ارض وان كا ن شبرا من الارض استوجب الجنة وكان رفيق ابراهيم ومحمد ﷺ ." کہ جوکوئی اپنے دین کے خاطر دوسروں سر زمین کی طرف بالشت بھر بھی ہجرت کرے اس نے اپنے لیئے جنت کو واجب کردیا اور وہ حضرت ابراہیم اور حضرت محمد

ﷺ کا رفیق ہوگا۔ [ماقاله الثقلان في اولياء الرحمن ص: ۲۳، بحواله بحار الانوار ۱۹/۱/۳۱، مجموعة ورام ۱/۳۳، تفسير الصافي ۱/تفسير الثقلين ۱/ ۵۴۱]

حضرت علی زین العابدین بن سیدنا حسینؓ کی صحابہ کرامؓ کے حق میں مخلصانہ دعاء :

آپ نبی اکرم ﷺ اور دین اسلام کیلئے صحابہ کرامؓ کی ان گنت قربانیوں پر ان کیلئے اپنے نماز میں مخلصانہ دعا کرتے اور ان کا ایک ایک احسان زبان مبارک پر لاتے آپ کی مناجات یہ ہے:(اللهم واصحاب محمد ﷺ خاصة الذين احسنوا الصحبة والذين أبلوا البلاء الحسن في نصرته وكانفوه واسرعوا إلى وفادته، وسابقوا إلى دعوته واستجابوا له حيث اسمعهم حجة رسالته وفارقوا الازواج والاولاد في اظهار كلمته وقاتلوا الاباء والابناء في تثبيت نبوته وانتصروا به ،و من كانوا منطوين على محبته، يرجون تجارة لن تبور في مودته والذين هجرتهم العشائر اذ تعلقوا بعروته، وانتفت منهم القرابات اذ سكنوا في ظل قرابته فلا تنس لهم اللهم ما تركوا لک وفیک وارضهم من رضوانک وبما حاشوا الخلق عليک وكانوا في رسولک دعاة لک واليک، واشكرهم على هجرتهم فيک من قومهم ، وخروجهم من سعة المعاش إلى ضيقه، ومن كثرت في اعتزاز دینک من مظلومهم اللهم واوصل إلى التابعين لهم باحسان الذين يقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان خير جزائک)" اے اللہ خصوصاً محمد رسول ﷺ کے جان نثار اصحاب کرام پر رحم فرما! جنہوں نے صحبت کا حق ادا کیا، اس کی نصرت وتائید میں خوب آزمائے گئے آپ کی میزبانی کرنے اور دعوت قبول کرنے میں سبقت لے گئے اس طور کہ کائنات کو آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی حجت پہنچادی کلمہ طیبہ کی سربلندی کیلئے ازواج واولاد کو داغ مفارقت دے گئے، آپ کی نبوت کو استحکام دینے کیلئے اباء وجگر گوشوں سے قتال کیا اور فتح حاصل کی۔ جنہیں آپ کی محبت میں ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جس میں کوئی خسارہ نہیں جنہیں آپ کے کاز کو مضبوطی سے تھامنے کی وجہ سے خویش واقرباء نے ترک تعلق کیا، ان سے استوار قرابت داری سے انکار کردیا کیونکہ انہوں نے صرف آپ کے سایہ عاطفت میں رہنے کو ترجیح دی اے اللہ تو ان کے ان اعمال کو بھلا نہ دینا کیونکہ انہوں نے آپ ہی کیلئے اور آپ ہی کے راستے میں سب کچھ بالائے طاق رکھا، تو اپنی خوشنودی سے ان کو خوش فرما، یہ لوگ تیری وجہ سے الگ ہوگئے۔ یہ لوگ تیرے پیغمبر کی طرف سے تیرے اور تیری راہ کے داعی تھے۔ اپنی قوم سے جدا ہوکر تیری رضا